نبیِّ کریم ﷺ کی زوجۂ مطہّرہ سیدہ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل ومناقب

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنَا بِبِعْثَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَجَعَلَ زَوْجَاتِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَفَضَّلَهُنَّ عَلَى كَثِيرٍ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ)[(١)].

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے نبی کریم ﷺ کے لئے ایسی بیویوں کا انتخاب فرمایا تھا جو ایمان ویقین اور اطاعت وعبادت میں امتیازی شان رکھتی تھیں باری تعالی نے ان کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے ان کو اس طرح مخاطب فرمایا:(يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ)[(٢)]. اے نبی کی بیویو: تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، یقیناً نبی کریم ﷺ کے گھر

(١) البقرة : ٢٨١ .
(٢) الأحزاب : ٣٢.

پہلو زندگی کے حالات اور تعلیمات کو نقل کرنے میں ازواج مُطَہَّرات کا بہت بڑا فضل وکمال ہے نیز اپنے اہل وعیال کے ساتھ آپ ﷺ کے مشفقانہ اخلاق کو بیان کرنے میں امہات المومنین کا بہت بڑا کردار ہے تاکہ لوگوں کو آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کا علم ہو پھر آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی اقتدا کی جائے اِنہیں باعظمت امہات المؤمنین میں حضرت اُمّ سَلَمہ ہِند بنت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل ہیں جو بہت بڑی عالمہ اور فقیہہ تھیں ان کا شمار بالکل شروع میں اسلام لانے والوں میں ہے اسی طرح وہ آپ ﷺ کی ہدایت پر بالکل ابتداء میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں یقیناً وہ بھی اس قرآنی بشارت کی مصداق ہیں اور ان کو بھی باری تعالی جلّ جلالہ کا یہ قول شامل ہے:(وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[1].اور مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں (اور بقیہ امت میں) جتنے لوگ ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ تعالی ان سب سے راضی اور خوش ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، اور اللہ تعالی نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں

(١) التوبة : ١٠٠.

جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے،یہی بڑی کامیابی ہے۔آنحضرت ﷺ نے حضرت اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا ان کے ساتھ رفاقت اور انسیت کا معاملہ فرمایا ایک بار آپ ﷺ نے اپنی وفاشعار بیوی کی اس طرح تعریف فرمائی :«إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ»[1] .تم خیر اور نیکی پر قائم ہو،کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی میں بہت خوشکوار اثر چھوڑاتھا اور آپ ﷺ کے ساتھ بہت ہی اچھا معاملہ کیا تھا

حضرت اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقیدت و محبت رکھنے والو! حضرت اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے حقوق بھی ادا کئے اور اپنے بچوں اور بچیوں کی پرورش پر بھی بھرپور توجہ دی وہ بچوں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتیں اور ان پر مسلسل اپنا مال خرچ کیا کرتیں ایک بار انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ :ابو سَلَمَہ سے جو میرے بچے ہیں ان پر اپنا مال خرچ کرنے کا مجھے ثواب ملے گا ؟تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:«أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ»[2] .ان پر خرچ کرتی رہو کیونکہ تمھارے لئے ان پر خرچ کرنے کا اجر ہے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ان کی دلجوئی کرتے ہوئے ان سے فرمایا :«إِنَّمَا عِيَالُكِ عِيَالِي»[3] . تمھاری اولاد تو میری ہی

---

(١) الترمذي : ٣٧٨١ ، أحمد : ٢٦٧٤٦.

(٢) متفق عليه.

(٣) أحمد : ١٦٣٤٤.

اولاد ہے، چنانچہ نبی رحمۃ للعلمین ﷺ ان کے بچوں پر بہت شفقت فرماتے اور ان کے ساتھ احسان وکرم فرماتے تھے حضرت اُمّ سَلَمَہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعلیم وتربیت پر بہت توجہ دیتیں اوران کی تہذیب وثقافت کو پروان چڑھانے کا بہت اہتمام کرتی تھیں اسی کا ثمرہ تھا کہ ان کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی سب سے بڑی فقیہہ بنیں اور سب سے زیادہ عقلمند خواتین میں شامل ہوگئیں [1] اسی طرح تمام ماؤں کو اپنی اولا د کی بہتر تربیت اور عمدہ پرورش کرنی چاہیے اوران کو پاکیزہ اور مفید تعلیم دینی چاہیے نبی کریم ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے اور اس کو والدین کی ذمہ داریوں میں شامل فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: «وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» [2]. اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی اور اسکے بچوں کی نگراں اور ذمہ دار ہے پس تم میں سے ہر شخص نگراں اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی،

حضراتِ سامعین ومعزز خواتین! حضرت اُمّ سَلَمَہ رضی اللہ عنہا بہت کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں قرآن کے معانی میں غور وفکر کرتیں اور اس کی آیات

---

(١) الروض الأنف : ٣/١٤٣.
(٢) متفق عليه، واللفظ للبخاري.

میں تدبُّر و تفکُّر کرتیں چنانچہ ایک دن انہوں نے عرض کیایا رسول اللہ : کیا وجہ ہیکہ قرآن کریم میں ہم عورتوں کا اس طرح تذکرہ نہیں کیا گیا ہے جس طرح مَردوں کا تذکرہ کیاگیاہے؟ یعنی اکثر مقامات میں مذکر کے صیغے استعمال ہوئے ہیں تو اللہ جلّ جلالہ نے ان کے سوال کے سبب یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: (إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)[(۱)]. بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع اختیار کرنے والے مرد اور خشوع اختیار کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور بکثرت یاد کرنے والی عورتیں ان سب کیلئے اللہ تعالی

---

(۱) الأحزاب : ۳۵.

نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے اسی طرح حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم حاصل کرنے کا اور اس میں اضافے کا بہت شوق رکھتی تھیں وہ علم حاصل کرنے میں بہت زیادہ محنت کرتی تھیں اور اس حدیث کے مفہوم پر عمل کرتیں جو انہوں نے خود روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نمازِ فجر کے بعد یہ دعاء پڑھتے تھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا»(۱). یا اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور حلال روزی کا اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں، حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم حاصل کرنے میں قربانی دیتی رہیں یہاں تک کہ وہ بھی ان صحابیات میں شامل ہوگئیں جو بڑے علم و فضل والی تھیں چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی کو علم کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیا تھا وہ لوگوں کے سامنے سید الکونین ﷺ وسلم کی گھریلو تعلیمات اور ارشادات کی باریکیاں بیان کرتیں اور خدائے عزّوجلّ کے اس فرمان پر عمل کرتیں جو اس نے تمام ازواج مطہرات کو دیا تھا: (وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ)(۲). اور تم اللہ کی ان آیات کو اور حکمت کی باتوں کو ذکر کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں چنانچہ انہوں نے رحمت عالم ﷺ سے بہت ساری احادیث روایت کی ہیں جن کے ذریعے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے بہت سے اہم پہلو واضح ہوتے ہیں صحابۂ کرام خواہ مرد ہوں یا

---

(۱) ابن ماجه : ۹۲۵ ، أحمد : ۲٦٦۰۲.
(۲) الأحزاب : ۳٤.

خواتین سب حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے ان سے مسائل پوچھتے اور اپنے معاملات کے بارے میں سوال کرتے تھے پس وہ ان کو تعلیم دیتیں اوران سے فتاوی بیان کرتیں اللہ تعالیٰ نے سیدہ اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گفتگو میں حکمت، رائے میں درستگی، اوربات چیت میں فصاحت وبلاغت عطافرمائی تھی یہاں تک کہ وہ حکمت بھری نصیحت پیش کرنے والی اور امانت دار مشورہ دینے والی خاتون ہوگئیں چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پرانہوں نے رسول اکرم ﷺ کوبہت درست اور مفید مشورہ دیا توآپ ﷺ نے ان کے مشورے پرعمل کیا تھا حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑے بڑے اورکبار صحابہ کے ساتھ بھی خیر خواہی اور نصیحت کرنے میں کوئی کسر یا کمی نہیں چھوڑتی تھیں مثلا حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ اسی طرح ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ خیرخواہی میں کوئی کمی نہیں کرتی تھیں [1]. پس یہ حضرات ان کے مشورے کوقبول کرتے اور ان رائے کا احترام کرتے یااللہ یاکریم ہمارے دلوں میں اُمَّہات المؤمنین رضي اللہ عنہن کی عظمت ومحبت پیدافرما ہم کونبی رحمت ﷺ آپ کی ازواج مُطَہَّرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی کی توفیق عطافرما اورہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرما** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) دلائل النبوة : ٢٤٣/١.
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ النِّسَاءَ شَقَائِقَ الرِّجَالِ، وَسَاوَى بَيْنَهُمْ فِي أُجُورِ الْأَعْمَالِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! حضرت اُمّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک وفا شعار اور عظمت و فضیلت والی بیوی تھیں جو اپنے رب کی بکثرت عبادت کرتیں اپنے عہد و پیمان کی حفاظت کرتیں اپنے گھر اور بچوں کی دیکھ ریکھ کرتیں اور اپنے عظیم شوہر کے گھر کو سعادت مند اور خوشگوار بنانے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں بلاشبہ ان پر نبی کریم ﷺ کا یہ قول صادق آتا ہے: «إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ»(١). جب عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے، اپنے فرض مہینے کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس

---

(١) أحمد : ١٦٦١.

سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی درست رائے اور پختہ مشوروں کے ذریعے اپنے معاشرے کی خدمت میں حصہ لیتی تھیں، بلاشبہ اپنے رب کی عبادت کرنے میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے میں اپنے شوہر کی اطاعت کرنے میں اپنے بچوں کی تربیت اور اپنی فیملی پر بھرپور توجہ دینے میں حضرت اُمّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی خواتین کیلئے ایک عمدہ نمونہ ہے اسی طرح اپنے معاشرہ کو فائدہ پہنچانے کے سلسلے میں اور معاشرے کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں ان کی زندگی ایک بہترین مثال ہے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِین ہمارے معاشرے کی تمام عورتوں کو ازواج مُطَہَّرات کے نقش قدم پر چلنے توفیق عطا فرما ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات کو خوشگوار بنادے اور اپنے فضل وکرم سے نواز دے *** هَذَا وصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ

(١) الأحزاب : ٥٦ .

وعُمَرَ وعُثْمَانَ وعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا واسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.